

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

ترتیب

عبدالخالق محمد صادق

روزہ کی فرضیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۳) ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے اگلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ حاصل کر سکو۔

ماہ رمضان المبارک کے روزے اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہیں جو شعبان ۲ھ میں فرض کئے گئے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ۹ بار رمضان المبارک کے روزے رکھے۔

فضائلِ روزہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ,,مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ (متفق علیہ)

جس نے حالتِ ایمان میں اللہ سے حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

روزہ خوروں کا انجام

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے میرے بازوؤں کو پکڑ کر مجھے اٹھایا اور ایک دشوار چڑھائی والے پہاڑ تک لے جا کر مجھے اس پر چڑھنے کے لئے کہا، میں نے کہا: ”میں اس پر چڑھ نہیں سکتا۔“ تو انہوں نے کہا: ”آپ کوشش کریں ہم آپ کا تعاون کریں گے۔“ میں نے اس پر چڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گیا تو میں نے وہاں بیٹھنے اور چلانے کی آوازیں سنیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: ”یہ جہنمیوں کی آہ و پکار کا شور ہے۔“ پھر مجھے اس سے آگے لے جایا گیا جہاں میں نے کچھ لوگوں کو اُلٹا لٹکتے ہوئے دیکھا جن کی باجھیں چیر دی گئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب ملا کہ ”یہ وہ لوگ ہیں جو روزوں کے ایام میں کھایا پیا کرتے تھے۔“ (صحیح الترغیب والترہیب)

استقبالی روزہ

رمضان المبارک کے استقبال کے لئے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ) ہاں اگر کوئی پہلے سے روزہ رکھ رہا ہو اور اس کے معمول میں یہ دن آجائیں تو روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

وجوبِ روزہ کی شرائط

وجوبِ روزہ کی چار شرائط ہیں۔ (۱) اسلام = لہذا غیر مسلم پر روزہ نہ فرض ہے اور نہ اس کو اس کا ثواب ملے گا۔ (۲) بلوغت = نابالغ پر روزہ فرض

نہیں ہاں اگر وہ اپنی مرضی سے رکھنا چاہے تو بہتر ہے اور اسے اس کا ثواب ملے گا۔ (3) عقل = مجنون یا ماؤف العقل پر روزہ فرض نہیں حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے۔ (4) طاقت اور صحت = روزہ رکھنے والا روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو لہذا مریض جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا مسافر جس کو بامشقت سفر درپیش ہو اگر روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ افطار کر سکتے ہیں جس کی بعد میں قضا دینی ہوگی اور اسی طرح عورتیں ایام مخصوصہ میں روزہ نہیں رکھیں گی بعد میں قضاء دیں گی نیز حمل اور رضاعت کے دوران روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کریں تو انہیں افطار کی اجازت ہے اور بعد میں موقع ملنے پر قضاء دیں گی اور اگر ممکن نہ ہو تو فدیہ دینا بھی درست ہوگا۔

روزہ کی نیت

نیت کا تعلق دل سے ہے پس دل میں روزہ کی نیت کی جائے اور نیت کے مروجہ الفاظ ”وَبِصَوْمٍ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرٍ رَمَضَانَ“ کسی حدیث سے ثابت نہیں، نیز فرض روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! جس نے طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) لیکن نفل روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد ظہر سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے۔

سحری کھانا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ”سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (متفق علیہ) اور سحری تاخیر سے کھانا افضل ہے، نیز اگر کھانے کے دوران اذان فجر شروع ہو جائے تو جو کچھ کھا رہے ہوں اسے پورا کر لینا چاہیے، اگر رات کو روزے کی نیت کر کے سوئے اور صبح سحری کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ مکمل کر لے تو روزہ صحیح ہوگا، نیز اگر غسل واجب کی حاجت ہو اور سحری کا وقت کم ہو تو ایسی صورت میں وضو کر کے پہلے سحری کھالی جائے اور بعد میں غسل کر کے نماز ادا کریں۔ بخاری

افطاری

آفتاب غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے، اور افطاری بہتر ہے کہ کھجور کے ساتھ کی جائے اور اگر کھجوریں میسر نہیں تو پانی سے یا کسی بھی چیز سے افطاری کی جاسکتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

افطاری کے وقت کی دعا

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق کے ساتھ افطار کر رہا ہوں۔ (۲) ذَهَبَ الظَّمْأُ وَاَبْتَلَّتِ الْعُرُوفُ وَنَبَّتِ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهِ (ابوداؤد، حاکم)
ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔

دوسروں کو افطار کروانے کا اجر و ثواب

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا اسے بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

کسی کے ہاں کھانا کھانے کے بعد کی دعا

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْآبَرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ۔ (أبو دؤد) ترجمہ: آپ کے پاس روزہ دار افطار کرتے رہیں، نیک لوگ کھاتے رہیں اور فرشتے آپ کیلئے دعا کرتے رہیں

عطی سے روزہ افطار کرنا

خرابی، موسم کی بنا پر یا ریڈیو اور ٹی وی پر کسی دوسرے ملک کی اذان سن کر عطی سے روزہ افطار کر لیا تو اس کی قضا دینی ہوگی۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1= دانستہ کھانا پینا 2= روزے کی حالت میں قصداً ازدواجی تعلقات قائم کرنا یا مادہء تولید خارج کرنا 3= عمدائے کرنا 4= ناک میں پانی یا دوا اس طرح ڈالنا کہ وہ حلق میں اتر جائے 5= گلوکوز یا غذائیت کے ٹیکہ جات لگوانا 6= نسوار لینا، ہتھ یا سگریٹ پینا اور بیڑی یا پان کھانا 7= ٹخنہ کروانا 8= حیض و نفاس کا شروع ہونا 9= روزے کی نیت ختم کر لینا 10= جنون طاری ہونا۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

1= بھول کر کھانا پینا 2= احتلام ہونا 3= بھول کر ازدواجی تعلقات قائم کر لینا 4= از خود قئے آجانا 5= خشک یا تر مسواک استعمال کرنا 6= شدت گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا یا کپڑا وغیرہ تر کر کے سر پر رکھنا 7= نہر یا تالاب میں غوطہ زنی کرنا بشرطیکہ پانی حلق سے نیچے نہ اترے 8= ناک یا منہ میں بغیر مبالغہ کے پانی ڈالنا یا لگی کرتے وقت احتیاط کے باوجود پانی حلق میں اتر جانا 9= بوقت ضرورت ہنڈیا کا ذائقہ چکھ کر فوراً تھوک دینا 10= بوقت ضرورت چھوٹے بچوں کو کوئی چیز چبا کر دینا بشرطیکہ اس کے ذرات حلق میں نہ جائیں 11= سرمہ لگانا، سر اور بدن میں تیل لگانا اور خوشبو لگانا 12= بامر مجبوری کان اور ناک میں دوائی ڈالنا، لیکن اگر اس سے بچا جائے تو بہتر ہے 13= کبھی، مچھر، گرد و غبار، دھوئیں یا آٹے کا اڑ کر حلق میں اتر جانا 14= مسوڑھوں سے نکلنے والے خون، دانتوں میں اٹکے ہوئے کھانے کے ذرات کا حلق میں اتر جانا 15= دانت وغیرہ نکلوانا یا بوقت ضرورت کسی مریض کو خون دینا 16= علاج کے لئے سنگی یا چھپنے لگوانا 17= بعض علماء کے نزدیک ضیق نفس کے مریضوں کے لئے سپرے SPRAY کا استعمال کرنا

روزہ کی حالت میں مندرجہ ذیل امور سے اجتناب کرنا چاہئے

1= جھوٹ، بہتان طرازی، غیبت، جغلی، گالی گلوچ اور طعن و تشنیع 2= چوری چھپے کسی کی باتیں سننا، بدگمانی کرنا اور کسی کے عیب تلاش کرنا 3= فحش لٹریچر کا مطالعہ، فلمیں اور فحش ڈرامے دیکھنا۔ 4= جوش و شہرت اور وقت ضائع کرنے والی گیمیں 5= امانت میں خیانت، ڈیوٹی ٹائم پورا نہ کرنا، اپنے ماتحت ملازمین پر بیجا سختی اور فرائض میں کوتاہی۔ یہ چیزیں عام طور پر بھی جائز نہیں لیکن حالت روزہ میں ایسا کرنے سے روزے کے اجر و ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

نماز تراویح

تراویح، قیام اللیل اور تہجد ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ قیام رمضان یا تراویح سنت ہے جسکی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ”جس مومن نے اللہ سے حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا (یعنی نماز تراویح ادا کی) اس کے گذشتہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔“ لیکن اگر کسی وجہ سے تراویح نہ پڑھی جاسکے تو اس سے روزے کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کی راتوں میں کس قدر قیام فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ! ”آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا

کرتے تھے۔“ (بخاری و مسلم)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعت تراویح پڑھائیں۔ (قیام اللیل) لہذا مسنون تراویح گیارہ رکعت یعنی آٹھ رکعت تراویح اور تین وتر ہیں۔ نیز نماز تراویح باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔

آخری عشرہ کی فضیلت

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! ”جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی اکرم ﷺ عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے اور ان راتوں کو خود بھی رات بھر عبادت کرتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے۔“ (مشفق علیہ)

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا مسنون ہے یعنی ایسی مسجد جہاں جمعہ اور جماعت کا اہتمام ہو عبادت کی نیت سے ۲۱ رمضان کی صبح کو اپنے معتکف میں داخل ہونا اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے نکلنا، اور اس دوران بغیر ضرورت کے وہاں سے نہ نکلنا، شادی یا عیادت و جنازہ میں شرکت نہ کرنا بلکہ یکسو ہو کر تلاوت قرآن، نوافل اور ذکر و اذکار میں مشغول ہونا چاہیے، اعتکاف ایک دن یا اس سے کم کا بھی کیا جاسکتا ہے

لیلة القدر

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ایک ایسی رات رکھی ہے جسکی عبادت ہزار ماہ (۸۳ سال اور چار ماہ) کی عبادت سے بہتر ہے اور اس رات میں کی جانے والی دعائیں اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں لیلة القدر کو تلاش کرو۔ (ترمذی، نسائی، احمد)

لیلة القدر کی دعا

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ ترجمہ: اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر دے۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض ہے جس کا مقصد ایک تو روزوں میں واقع ہونے والی کمی کو پورا کرنا اور دوسرا فقراء و مساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر صدقہء فطر فرض قرار دیا خواہ کوئی آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (بخاری و مسلم)

صدقۃ الفطر کی مقدار

صدقۃ الفطر ایک ”صاع“ یعنی سواد و کلو اناج یعنی گندم، چاول، کھجور وغیرہ سے ادا کرنا چاہیے، بہتر یہی ہے کہ جنس ادا کی جائے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو سواد و کلو کے پیسے بھی ادا کئے جاسکتے ہیں، اور صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے، یہ فقراء و مساکین کا حق ہے۔

عید الفطر

رمضان المبارک کے اختتام پر مسلمان عید الفطر مناتے ہیں جو کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق ملنے کا شکرانہ ہے، لہذا سوال کا چاند دیکھتے ہی تکبیرات اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنی چاہیے۔ عید کے دن غسل کر کے، عمدہ لباس پہن کر، خوشبو لگا کر، کچھ کھاپی کر عید گاہ میں جانا چاہیے اور واپسی پر راستہ بدل کر آنا مسنون ہے، نماز عید دو رکعت ہے، پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات

تکبیرات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہی جائیں گی۔

رمضان المبارک کے مبارک لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ روزہ دار کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔

شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے (مسلم) یہ روزے ایک ساتھ یا الگ الگ بھی رکھے جاسکتے ہیں، ویسے ایک ساتھ رکھنا بہتر ہے۔

رمضان المبارک میں عمرہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے“۔ (متفق علیہ)

روزوں کی قضا

اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے جاسکیں، یا روزہ رکھ کر توڑ دیا ہو تو اس کے بدلے رمضان کے بعد روزہ رکھ کر قضا دینی ہوگی، اگر روزہ رکھنے کی سکت نہ ہو جیسا کہ مسلسل مریض وغیرہ تو انہیں فدیہ دینے کی اجازت ہے یعنی ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا، چاہے تو ہر روز کھلائے اور چاہے تو ایک ساتھ ہی تمام روزوں کا حساب لگا کر اسے دیدے

قضاء اور کفارہ

اگر حالتِ روزہ میں ازدواجی تعلقات سے روزہ فاسد ہوا ہو تو پھر قضا کے ساتھ کفارہ بھی دینا ہوگا، یعنی غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ صَالِحَ الْأَعْمَالِ